سیماب اکبر آبادی کی نعتیہ شاعری میں سیرت رسولؐ اور عصری آشوب کی عکاسی

فریحہ خان، پی ایچ ڈی سکالر، دی ویمن یونیورسٹی ملتان

ڈاکٹر شگفتہ حسین، پروفیسر ایمر یٹس، دی ویمن یونیورسٹی ملتان

Abstract:

Muhammad Ashiq Hussain Siddiqui, born in Akbarabad (Agra) in 1880, got fame in the world of poetry as Seemab Akbarabadi. He was the editor of "Murassaa', published Agra Newspaper and established an institution of literary composition and compilation in the name of Qasr-ul-Adab. The title of 'Nishan Sipas' was conferred on him by the Government of Pakistan for his literary services. Seemab was a disciple of Dagh. Along with ghazal and modern poetry, he also made a name for himself in Naat-goi. His Naat---poetry in praise of Holy Prophet Muhammad PBUH, not only encapsulate the beauty of the Prophet's life but also serve as a reflection of the magnificence of the prophethood. Simaab kept in view the blessings and influences of the message of the Holy Prophet who is the mercy to the world (Rahmat Alam). Under the influence of the movement for the betterment of humanity, initiated by the Holy Prophet the great benefactor of humanity , Simaab worked against societal ills through his poetry. His attempt to breathe new life into the broken existence of the Islamic nation is the distinguishing feature of his metrical composition. He has also requested the Prophet Muhammad ﷺ for help by describing the national pain and suffering in the language of poetry.

Key Words: Nishan-e-Sapas, Mansab-e-Risalat, Azmat, Pegham-e-Insaniyat, Manajat, Istaghasa

سیماب اکبر آبادی کا پیدائشی نام محمد عاشق حسین صدیقی ہے۔ آپ کی ولادت اکبر آباد (آگرہ) بھارت میں ۱۸۸۰ء میں ہوئی۔ آپ کے والد مولوی محمد حسین مرحوم فاضل عصر اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ وہ اجمیر شریف میں ٹائمنر آف انڈیا پریس کے اعلی افسر تھے۔ سیماب اکبر آبادی نے ابتدائی تعلیم اس دور کے جید اساتذہ سے حاصل کی۔ شاعری کا جوہر پیدائشی تھا۔ سیماب ابتدائی طور پر عربی اور فارسی کی کتب پڑھنے کے بعد اسکول میں داخل ہوئے لیکن ایف اے کا امتحان دینے سے پہلے ان کے والد کا انتقال ہو گیا اور گھر کا بوجھ ان کی ذمہ داری بن گیا۔ وہ ریلوے میں ملازم ہوئے۔ کچھ عرصہ کانپور اور اجمیر میں بھی رہے۔ مسلسل جدوجہد کے بعد بھی معاشی حالات درست نہ ہوئے تو ملازمت ترک کر کے

آگرہ چلے گئے اور رسالہ "مرصع" کے مدیر مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد ٹانڈلہ سے 'آگرہ' اخبار جاری کیا۔ ۱۹۲۱ء میں آگرہ میں تصنیف و تالیف کا ایک ادارہ" قصر الادب" قائم کیا۔ انہوں نے ۳رسالے پیمانہ، ثریا اور شاعر نکالے، شاعر، اگست ۱۹۴۷ء تک جاری رہا۔ قیام پاکستان کے بعد وہ کراچی میں قیام پذیر ہوئے۔ ان کی ادبی خدمات پر انہیں حکومت پاکستان کی طرف سے "نشان سپاس" سے نوازا گیا۔(۱)

نامور شاعر و ادیب، مترجم اور صحافی علامہ سیماب اکبر آبادی نے ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء کو انتقال کیا۔ وہ کراچی میں مدفون ہوئے سیماب اکبر آبادی داغ کے شاگرد تھے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر کتب لکھیں۔ آقائے دو جہاں ﷺ کی ذات گرامی سے انہیں بہت محبت تھی۔ "ساز حجاز" ۱۹۸۲ء ان کی نعتوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے قرآن مجید کا منظوم ترجمہ "وحی منظوم" کے نام سے کیا۔ انہوں نے خواتین کیلئے "زنانہ میلادنامہ" لکھا۔(۲)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے 'ساز حجاز' کا دیباچہ لکھا وہ سیماب اکبر آبادی کی نعتیہ شاعری کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں:

> "سیماب نے نعت کے سلسلے میں صرف حضور اکرم ﷺ کے زلف ولب و رخسار یا عام صفات و معجزات ہی کو سب کچھ نہیں جانا بلکہ اس سے آگے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے اصل پیغام کی غایت، اثرات، کردار اور کردار کی خصوصیات، سیرت اور سیرت کے سماجی و معاشی موثرات اور انسان کی تمدنی زندگی میں ان کے افادات کو پیش نظر رکھا ہے۔ سیماب کی نعتیہ شاعری میں حضور اکرم ﷺ کی سیرت و کردار کو وقت کے تقاضوں اور زمانے کی ضرورتوں کے مطابق اس طرح ڈھالا گیا ہے کہ ایک طرف ان کی نعتیہ شاعری عصری میلانات کی آئینہ دار بن گئی ہے دوسری طرف بڑے دل آویز پیرائے میں انہوں نے زندگی کو صلح و آشتی اور دل جوئی و دل نوازی کا درس دیا ہے۔"(۳)

انہوں نے غزل کے علاوہ جدید شاعری میں بھی نام پیدا کیا۔ اور اپنے کلام سے مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کی لہر پیدا کی۔ سیماب اکبر آبادی نے نعت میں نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک اور منصب رسالت کی عظمت کو کمال فن

سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے صرف حُلیہ و شمائل مبارک کو بیان نہیں کیا بلکہ انحضور کی سیرت کردار، اور سب سے بڑھ کر آپ ﷺ کے اصل پیغام کی غایت اور اثرات کو پیش نظر رکھا ہے۔ آنحضور کی آمد سے پہلے کے حالات کو انہوں نے نہایت دل آویز اور موثر طریقے سے بیان کیا ہے۔

آخری درجے پہ تھا بحران نبض کائنات
اپنی حد سے بڑھ گئی تھی شورش زخم حیات
زندگی محسوس ہوتی تھی مگر کچلی ہوئی
ہر نفس کا قول فیصل تھا کہ دھوکا ہے ثبات
موت کی اک سانس تھا ہر ایک نفس مخلوق کا
نزع کے عالم میں تھے ہر لحظہ اجسام حیات
وسعت کونین میں پھیلا ہوا تھا اضطراب
زندگی تھی ایک تپش اور ایک جہنم کائنات
نور صبح ورنگ شام و ظلمت شب کیلئے
تھی ضرورت اس کی، جو رحمت ہوان سب کیلئے
عقدہ سلجھایا عرب کے ہاشمی فرزند نے
درس اور پیغام وحدت برنگ التفات
یعنی شایان پرستش ہے فقط ذات خدا
یعنی ہے توحید کا اقرار ہی اصل نجات
محفل ہستی کو عفوو مغفرت کی دی صدا
مل گئی سب کو مآل کار کے غم سے نجات
باعث رحمت ہوا ہر ایک عالم کے لیے
ہو گئیں حل اس کے دم سے جس قدر تھیں مشکلات
ہے ورود پاک اس کا حجتہ للعالمین
اس لیے کہتے ہیں اس کو رحمتہ للعالمین(۴)

معراج النبی ﷺ حیات مبارکہ میں بہت اہمیت کی حامل ہے، سیماب اکبر آبادی نے اس واقعے کو نہایت خوبصورت الفاظ میں بیان کیا ہے۔

بعد مدت آخر کار آئی وہ وعدے کی رات
بانگ، سبحان الذی اسری گونجی کائنات
کہکشاں کے قلب نکلا سفر کا راستہ
فرش سے تا عرش اک جادہ ہوا آراستہ
دعوت معراج لے کر آئے جبریل امین
عرش کی جانب چلے شہنشاہ دنیا و دیں(۵)

مزید لکھتے ہیں:

پھر بلایا عرش پر اپنے رسول پاک ﷺ کو
رفتہ رفتہ یوں ملی معراج مشت خاک کو
منزلت اس رات کی اک سوچنے کی بات ہے
جو شب معراج انسان ہے یہی وہ رات ہے (۶)

اسلام عمدہ اجتماعی نظام حیات کو دعوت دیتا ہے اور تمام انسانوں کی فلاح وبہبود کیلئے دستور عمل پیش کرتا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی مستقل مزاجی، دیانتداری عفو وکرم اور انسان دوستی کی صفات کی بدولت عرب میں عظیم انقلاب برپا کیا اور تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا۔ بقول علامہ سیماب:

مدبر خاک بطحا نے کیا آخر نیا پیدا
سیاست میں بھی جس نے کی محبت کی ادا پیدا
ادھر باطل کی ظلمت میں حقیقت کی ضیا پوشی
ادھر اس کی تجلی میں خودی پنہاں، خدا پیدا
اصول نو پہ قائم کی اساس بندگی اس نے
کمال روح سے کر کے مقدس تر فضا پیدا

مژدہ بخشش گناہ فیض ہے اس کے جود کا
امتی یانِ مصطفی وقت ہے یہ درود کا (۷)

آنحضور ﷺ افضل الانبیا تھے مگر انسان بھی تھے آپ ﷺ نے ایک گھریلو اور معاشرتی زندگی بھی گزاری مگر آپ کے طرز زندگی میں انسانوں کیلئے سبق موجود ہے۔ آپ کی دنیاوی زندگی بھی اخلاق فاضلہ سے منور ہے۔ جس کا نقشہ سیماب اکبر آبادی نے نہایت خوبصورت الفاظ سے کھینچا ہے۔

یاد خدا سے خوب معرّا فکر سوا سے صاف مبرّا
ظرف دل یکسوئے محمد ﷺ
ہادی و رہبر پائے مصفیٰ، رہنمائے جادہ اولی
رحل شرف زانوے محمد ﷺ
وقف سخاوت دست مکرم، سقف عنایت آپ کا پرچم
خلق مجسم خوئے محمد ﷺ (۸)

شانِ رسالت ملاحظہ کیجئے:

باطن میں امیرا لامرا فخر سلاطین
ظاہر میں غریب الغربا احمد مختار ﷺ
اصنام جہالت کیلئے کعبہ تجدید
اوہام قدامت کی فنا، احمد مختار ﷺ
وہ قاری و ناخواندہ الف بائے دبستان
وہ امی و شاگرد خدا احمد مختار ﷺ (۹)

ہادی عالم کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کا تذکرہ اس انداز میں کیا ہے:

راستہ منزل وحدت کا دکھایا تم نے
راہ گم کردہ کو رستے پر لگایا تم نے

کفر کا نام زمانے سے مٹایا تم نے
خواب غفلت سے خدائی کو جگایا تم نے
تم ہو اسلام کا کاشانہ بنانے والے
عیش خانوں کو خدا خانہ بنانے والے
دانت توڑا، کبھی کفار نے پتھر مارے
یار و انصار بھی سرکار کے اکثر مارے
فوج اسلام سے چن چن کے دلاور مارے
سرکشی کرنے کو لوگوں نے بہت سر مارے
صبر کرتے رہے آپ ان کی جفا کاری پر
رہیں ہر وقت نگاہیں کرم باری پر(۱۰)

اردو شاعری میں حالی اور ان کے رفقا نے مسلمانوں کے سیاسی و معاشی زوال کا نقشہ کھینچا اور شاعری سے معاشرے کی اصلاح، تہذیب و معاشرت کی خامیوں کی نشاندہی اور سماجی برائیوں کے انسداد کا کام بھی لیا۔ انہوں نے نہ صرف اسوہ حسنہ ﷺ اور سیرت طیبہ کی درخشندہ مثالیں پیش کیں بلکہ قومی و ملی درد اور مصائب کو اشعار کی زبان میں بیان کر کے نبی کریم سے مدد کی التجا کی۔ سیاسی اور معاشرتی حالات ملی افکار پر اثر انداز ہوئے تو شاعری میں استغاثہ کا انداز نمایاں ہوا۔ سیماب اکبر آبادی کی شاعری میں بھی یہ انداز نظر آتا ہے۔

تیرے محبوب سے پھر کرنی ہے فریاد مجھے
پھر سنانی ہے دل زار کی روداد مجھے
یا نبی بعد تمہارے وہ ہوا حال تباہ
وہ ہوئی حالت اسلام کہ انا اللہ
اس امت نے کیا نامہ اعمال سیاہ
وہ ستم ڈھائے زمانے میں کہ خالق کی پناہ(۱۱)

سیماب بربادیٔ اسلام کا ذکر نہایت دلسوزی سے کرتے ہیں:

رفتہ رفتہ یوں یوں ہی ہر بار مصیبت آئی
ایک آفت جو گئی دوسری آفت آئی
آہ بربادی اسلام کی نوبت آئی
جس کی امید نہ تھی ہم کو وہ ساعت آئی
قصر ملت کے درو بام پہ بجلی ٹوٹی
چمنِ تازہ اسلام پہ بجلی ٹوٹی (۱۲)

اور یہ کہ

ہائے رخصت جو ہوا جاہ و جلالِ اسلام
رہ گیا بے ثمروبرگ نہالِ اسلام
جو مسلمان ہیں ان کو ہے ملالِ اسلام
کے معلوم ہے کیا ہو گا مآل اسلام
کیا ہے منظور تمہیں یاشہِ دیں کیا معلوم
خامشی کی ہے یہ حالت تو نتیجہ معلوم
یا نبی وقت بد آیا ہے مسلمانوں پر
جو ہوئی دیر تو بن جائے گی اب جانوں پر
ہو گیا قبضہ اغیار خدا خانوں پر
ہوا ایمان کو نقصان تو ہے نقصان کی بات
جان سے بڑھ کر ہے ایماں ہے یہ ایمان کی بات (۱۳)

امداد طلبی کا یہ انداز ملاحظہ کیجئے۔

یا رسول ﷺ عربی شیر خدا کا صدقہ
روح مظلوم شہ کرب و بلا کا صدقہ

یا نبی ﷺ حضرت زہرہ کی ردا کا صدقہ
حضرت عائشہ کے علم و حیا کا صدقہ
اب مدد کیجئے مظلوم مسلمانوں کی
شرم رکھ لیجئے مظلوم مسلمانوں کی(۱۴)

جنگ بلقان ہماری ملی تاریخ میں ایک المناک باب ہے۔ اس جنگ کے نتیجے میں مسلمانوں کو تمدنی شکست وریخت اور مرکزیت کے خاتمے سے دو چار ہونا پڑا۔ ادبار و آلام نے امت مسلمہ کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ علامہ سیماب اکبر آبادی نے اپنی مسدس "فریاد" (جنگ بلقان کے پس منظر میں) امت کے غم خوار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دل کا حال سنایا ہے اور غم والم کے وہ موتی پروئے ہیں جو نہایت پر اثر ہیں۔

تا در سید لولاک لما جاتا ہوں
لے کے دربار رسالت میں گلہ جاتا ہوں
اپنی ملت کے لئے خستہ و ناشاد ہوں میں
اک بڑی ذات سے آمادہ فریاد ہوں میں(۱۵)

ان کے دل سے نکلی یہ فریاد دلوں میں اترنے کی تاثیر رکھتی ہے:

سبز گنبد میں اے چین سے سونے والے
او نمازوں میں ہمارے لئے رونے والے
پہلے ہم صاحب اورنگ تھے اور مالک تاج
آہ! اک نان جویں کے لیے بے تاب ہیں آج
وہی کافر ہیں وہی ان کی سیہ کاری ہے
وہی اغیار وہی شیوہ اغیاری ہے
وہی ہم ہیں، وہی ذلت ہے، وہی خواری ہے
غم تو ہے کہ تباہی میں ہے شانِ اسلام
مٹتے جاتے ہیں جو ہیں روح رواں اسلام

زعم اٹلی ہے کہ ترکی کی ہوئی ترکی تمام
ہے مسلمانوں سے روٹھا ہوا رب اسلام(۱۶)

وہ نبی کریم ﷺ سے التماس کرتے ہیں:

یا نبی آپ تو ہیں رحمت عالم یہ کیا؟
آپ کی امت مرحوم اور اس پر یہ جفا
!تیرے قربان میرے گیسوؤں والے آقا
!اب تو برد یمنی رخ سے ہٹا لے آقا
ملت مردہ ہیں ہو پھر دل مضطر پیدا
تیغ پر رنگ میں ہوں پھر نئے جوہر پیدا (۱۷)

سیماب اکبر آبادی کی شاعری میں نہ صرف نبی کریم ﷺ کی سیرت و کردار کو بیان کیا گیا ہے بلکہ عصری رجحانات و حالات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں آنحضور اکرم ﷺ کے ظاہری اوصاف سے زیادہ باطنی خوبیوں اور عملی صفات کو موضوع بنایا ہے اور ملت اسلامیہ کے شکستہ وجود میں نئی روح پھونکنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ان کی شاعری کا امتیاز ہے۔

حوالہ جات

۱. شہزاد احمد،ڈاکٹر،"اردو نعت پاکستان میں"،(کراچی، ایچ۔بی۔ آرٹ پرنٹرز، ۲۰۱۴ء)، ص:۹۸
۲. محمد مظفر عالم جاوید صدیقی،ڈاکٹر، "اردو میں میلاد النبیؐ"(لاہور: فکشن ہاؤس، ۱۹۹۸ء)، ص:۶۹۸
۳. فرمان فتح پوری ،ڈاکٹر،''دیباچہ'' مشمولہ "ساز حجاز"سیماب اکبر آبادی، مظہر صدیقی (مرتب) (کراچی: سیماب اکیڈمی، ۱۹۸۲ء)، ص:۱۶
۴. سیماب اکبر آبادی،"ساز حجاز"(کراچی: سیماب اکیڈمی، ۱۹۸۴ء)، ص:۳۵
۵. ایضاً، ص:۴۷
۶. ایضاً، ص:۵۱

۷. سیماب اکبر آبادی،"ساز حجاز"(کراچی:سیماب اکیڈمی،۱۹۸۴ء)،ص:۶۱
۸. ایضاً،ص:۸۶
۹. ایضاً،ص:۹۴
۱۰. ایضاً،ص:۱۴۰
۱۱. ایضاً،ص:۱۴۱
۱۲. ایضاً،ص:۱۴۲
۱۳. ایضاً،ص:۱۴۴
۱۴. ایضاً،ص:۱۴۵
۱۵. ایضاً،ص:۱۴۹
۱۶. ایضاً،ص:۱۵۱
۱۷. ایضاً،ص:۱۶۳